مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

علم کی فضیلت

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ وملائکتہ واھل السماوات والارض حتی النملۃ فی جحرھا و حتی الحوت لیصلون علی معلمی الناس الخیر (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن (ابواب العلم) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور آسمان وزمین کی مخلوق حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی تک (پانی میں) لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والوں پر (اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔

تشریح: مذکورہ حدیث میں عالم سے مراد قرآن وحدیث کا عالم جو فرائض وسنن کی پابندی کے ساتھ تعلیم وتعلم اور درس وتدریس میں مصروف رہتا ہے اور عابد سے مراد وہ شخص ہے جو اپنا زیادہ وقت عبادت الٰہی میں گذارتا ہے۔ اس کے نوافل اور کثرت ذکر کا فائدہ چونکہ اس کی اپنی ذات تک محدود رہتا ہے جبکہ عالم کے علم کا فیض دوسرے لوگوں تک بھی پہنچتا ہے۔ اس لیے وہ عابد پر بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اسی فضیلت کی بناء پر اللہ تعالیٰ علماء دین پر رحمت بھیجتا ہے۔ جبکہ فرشتے اور دیگر مخلوقات ان کے حق میں دعائے مغفرت اور خیر کی دعائیں کرتے ہیں۔

علم کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (من سلک طریقا یلتمس فیہ علما سھل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ) کہ جو شخص علم (دین) کی تلاش میں کسی راستے پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں طلب علم کو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں (قال رسول اللہ ﷺ من خرج فی طلب العلم کان فی سبیل اللہ حتی یرجع) (ترمذی ابواب العلم) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی جستجو میں نکلتا ہے تو واپس آنے تک اللہ کی راہ میں (شمار) ہوگا۔

لیکن یہ فضیلت ایک شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ وہ یہ ہے کہ طالب علم/علم کی جستجو اور طلب صرف اللہ کی رضاء کے لیے کرے۔ وگرنہ یہ علم وبال جان بن جائے گا۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ عزوجل لا یتعلمہ الا لیصیب عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحھا (ابوداؤد کتاب العلم) کہ ''جو شخص وہ علم جس سے اللہ کی رضامندی طلب کی جاتی ہے اس لیے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعہ سے دنیا کا ساز وسامان حاصل کیا جائے تو وہ قیامت کے روز جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔''

مذکورہ بالا احادیث سے جہاں علم کی فضیلت اور علماء کا مقام معلوم ہوتا ہے وہاں یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ مقام تب ہی حاصل ہوگا جب اس علم کا حصول اور درس وتدریس اور تعلیم وتعلم صرف اللہ کی رضاء کے لیے ہو۔ لہٰذا نئے تعلیمی سال کے آغاز پر اساتذہ کرام اور طلباء عظام کو اللہ رب العزت سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں صرف اور صرف اپنی خوشنودی اور رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین